رباعیات

فارسی
ابوسعید ابوالخیر رح

اردو

مولانا حامد حسن قادری رح

رُباعیات

فارسی

ابُوسعید ابُوالخیرؒ

ترجمہ

مولانا حامد حسن قادریؒ

ناشر

قادری اکادمی

۵۹۵ اے، گلشن اقبال بلاک ۱۳ کراچی

نام کتاب	رُباعیات
فارسی	مولانا ابُوالخیر ابُوسعیدؒ
اُردو (منظوم)	مولانا حامد حسن قادریؒ
ناشر	قادری اکادمی، ۵۹۵ اے، گلشن اقبال بلاک ۳، کراچی
صفحات	۲۱۶ مارچ ۱۹۹۰ء
قیمت	۹۰ روپے
مطبع	افضل شریف پرنٹرز، اُردو بازار، لاہور

ملنے کا پتہ

مکتبہ رشیدیہ ۲۵ لوئر مال لاہور

کچھ رُباعیات کے متعلق

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مولانا ابوالخیر ابوسعید علیہ الرحمہ کی رُباعیات کا ترجمہ اُردو رُباعیات میں حضرت والد صاحب قبلہ علیہ الرحمہ نے ۱۹۲۹ء میں کیا تھا۔ اب ساٹھ برس کے بعد ۱۹۹۰ء میں انھیں شائع کرنے کی توفیق ربِ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ سے عطا ہُوئی۔

رُباعیات کا تمام متن حضرت والد صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے اپنے دستِ مُبارک کا لکھا ہُوا ہے۔ انھوں نے چھوٹی تقطیع پر تحریر فرمایا ہے اسے ذرا بڑا کر کے عکسی نقل کے ذریعہ شائع کیا گیا ہے۔ ان فارسی رُباعیات کے متعلق بعض حضرات نے کچھ سوال اٹھائے تھے۔ یعنی یہ کہ مولانا ابوالخیر ابُوسعیدؒ کے کس نسخے سے لی گئیں اور یہ کہ بعض رُباعیات مولانا ابُوالخیر کی نہیں بلکہ دوسرے شعراء کی ہیں اور انھیں بھی مولانا ابُوالخیر ابوسعیدؒ کی تصنیف سمجھ لیا گیا ہے۔" اس سلسلہ میں سب سے پہلی بات یاد رکھنے کی یہ ہے کہ یہ مولانا ابُوالخیر کی رُباعیات پر تحقیقی مقالہ نہیں ہے اور کچھ اس سے سروکار نہیں کہ اصلاً یہ رُباعیات کس کی ہیں۔ اس طرح کی تحقیقات دوسری کتابوں میں مرقوم ہے اور یہ بحثیں وہاں دیکھنی چاہئیں دوسری بات یہ کہ مولانا ابُوالخیر ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ اور اسی طرح کے دوسرے عام قدیم شعراء کے کلام کے متعلق اسی قسم کی بات ہمیشہ کہی گئی ہے۔ ہم اس بات کا تجزیہ صرف ان رُباعیات کے حوالے سے ہی کرتے ہیں۔

ان رُباعیات کو تین اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک حصہ وہ جو بغیر کسی شک و شبہ کے بالیقین صرف مولانا ابُوالخیر ابُوسعیدؒ کا ہی ہو سکتا ہے، کسی اور کا وہ کلام نہیں۔ دُوسرا وہ جو بالیقین دُوسروں کا ہے اور مولانا کا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ دُوسرے متعدد ذرائع سے اس

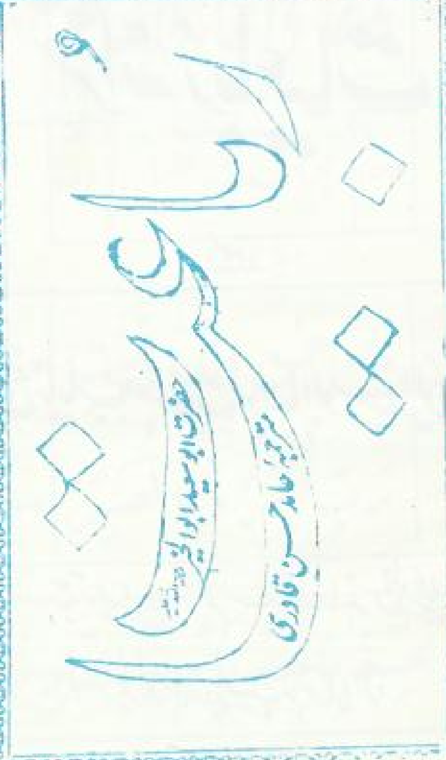

کی تنقیح اور تصدیق ہو جاتی ہے. تیسرا حصہ وہ جو شبہ سے بالاتر نہیں اور یقین کے ساتھ کسی ایک شاعر سے منسوب نہیں کیا جا سکتا. اس طرح کے "آوارہ گرد" اشعار تمام قدیم شعراء کے ہاں ملتے ہیں سعدی، حافظ، جامی، خسرو وغیرہ غرض مشکل سے کوئی مستثنیٰ ہوگا۔

حضرت والد صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا ابُوالخیر ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ کی وہ رُباعیاں جو متداول کلام میں بار بار منقول ہوتی ہیں اور مولانا کے کلام کی حیثیت سے ہی متعارف اور مشہور ہیں۔ ان میں سے اپنی پسند کی سو رُباعیات کا انتخاب کیا اور اُردو رُباعی میں اس کا ترجمہ کیا۔ بس اس سے زیادہ کوئی امر مقصود نہیں۔

اصل انتخاب اور ترجمہ سو رُباعیوں کا تھا۔ بعد میں حضرت والد صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے دو رُباعیوں کے ترجموں کو یہ سمجھا کر وہ اصل فارسی رُباعی کے مفہوم سے دُور ہیں اس لیے انھوں نے اصل اردو متن پر ہی اپنے قلم سے چلیپ × کا نشان بنا دیا۔ گویا رُباعی نمبر ۲۲ اور رُباعی نمبر ۸۳ کو وہ اصل متن سے خارج کرنا چاہتے تھے۔ اس لیے میں نے اصل متن سے انھیں نکال دیا ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہُوں کہ خواہ فارسی رُباعی کے ترجمے کی حیثیت سے نہ ہو لیکن خود اپنے طور پر یہ دونوں اُردو رُباعیاں اپنا مقام رکھتی ہیں۔ اس لیے ان دونوں اُردو رُباعیوں کو فارسی متن کے بغیر آخیر میں شامل کر دیا ہے اور انھیں بڑا کر کے نہیں بلکہ اصل خط پر ہی شائع کیا ہے اس طرح کتاب کے اصل خط اور قلم کا اندازہ بھی ہو جائے گا۔

"الخلف الاوسط للمرحوم"

خزانۂ رباعیات

یعنی

گنجِ نایابِ مصنفاتِ مولانا ابوسعید ابوالخیر

مع ترجمہ اردو از قلم سیہ کار حامد حسن قادری

لکچرر فارسی اردو سینٹ جانس کالج آگرہ

آگرہ

۱۱۹۵	دعائے آغاز و انجام	۱۱۹۵
۱۵۳	بجنابِ ایزدِ جلیل	۱۵۳

سنہ ۱۳۴۸ھ

۶۹۰	یا رحمٰن اِنّک مُیسّر	۶۹۰
۱۲۳۶	ربِّ یسّر ولا تعسّر	۱۲۳۶

سنہ ۱۹۲۶ع

وتمّم بالخیر یا ربّنا القادر

سنہ ۱۹۲۶ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ رباعیات

رباعیات میں

(از قلم مترجم حامد حسن قادری)

مولانا ابوسعید ابوالخیر کا مرتبہ

شمعِ رہِ عرفاں کی ہیں تو مولانا
خورشیدِ حقیقت کی ہیں ضو مولانا
لکھے ہیں مضامینِ تصوف کیا کیا
اس فن میں ہیں سبکے پیشرو مولانا

مولانا کا کلام

لکھتے ہیں تصوف کے مسائل کیا کیا — حل کرتے ہیں بوسعید مشکل کیا کیا
پوچھے کوئی اہلِ دل سے تاثیرِ کلام — پڑھکر اسے لیتا ہے مزے دل کیا کیا

تفضلِ متقدم

رومی سعدی سنائی حافظ عطار — میدانِ تصوف کے ہیں سب شاہسوار
لیکن ہیں ابوسعید ان سب سے قدیم — ہے طرۂ فضل انہی کے زیبِ دستار

مولانا کا معاصر

ہمعصر ابوسعید باباطاہر — مجذوب ہے لیکن ہے عجب کاشفِ سر
حیراں ہیں دیکھکر کلام اہلِ نظر — کیں فاسِ عقل نے بھی عقلیں فاتر

حکیم عمر خیام اور مولانا ابو سعید کا مقابلہ

(عقل و روح)

خیام کا ہے کلام کشتیٔ صبوح — ہے نظمِ ابو سعید اک کشتیٔ نوح

خیام کا فلسفہ، تصوف انکا — وہ عالمِ عقل اور یہ عالمِ روح

(فلسفہ و عشق)

گو دونوں میں ستراج رباعی گویاں — خیام و ابو سعید یکساں میں کہاں

واں فلسفہ ہے، وعظ ہے، یا رندی ہے — اک عشق ہے، اک سوز ہے، اک دید یہاں

خاکسار مترجم کا اعتراف عجز

(دست بستہ و دہن تنگ)

ہو سکتی ہے دست بستہ سے خیر کہاں — آساں ہے پاے لنگ سے سیر کہاں

گو ترجمہ حامد نے کیا ہے لیکن — وہ شانِ ابو سعید ابوالخیر کہاں

(چہ نسبت خاک را با عالم پاک)

وہ مہر کہاں یہ ذرۂ خاک کہاں — بے مایہ کہاں حصۂ ادراک کہاں!

نسبت مجھے بوسعید سے کیا حامد — یہ خاک کہاں وہ عالمِ پاک کہاں!

(اصل و ترجمہ)

مشکل ہے بہت فروغ پانا حامد — اس کوچہ میں بہتر تھا نہ آنا حامد

لکھتا ہے جو اپنا ترجمہ اصل کے ساتھ — سورج کو چراغ کیا دکھانا حامد

جسارتِ ترجمہ کا سبب

جو فیضِ ابو سعید سے پاتا ہے — حامد وہی ترجمہ میں لے آتا ہے

ذرہ کو یہ دعویٰ نہ خورشید ہوں میں — خورشید ہی گو ذرہ کو چمکاتا ہے

ختم دیباچہ رباعی

یک مادۂ تاریخ از مجموعۂ الفاظِ سرورق

صد رباعی

۳۷۷ صد رباعی ۳۷۷

۸ از ۸

۳۷۰ کلامِ بے عدیلِ ابوسعیدؒ ۳۷۰

۶۸۸ مترجمہ ۶۸۸

۴۸۶ حامد حسن قادری ۴۸۶

۱۹۲۹ء

رباعی

باز آ باز آ چو یکشب باز آ باز آ

کافر تو گر بت‌پرست و ترسا باز آ

نومید بهاری و درگه ماست ثمر

صد بار [illegible] باز آ

حامد حسن تاری

رباعی

باز آ باز آ هر آنچه هستی باز آ

گر کافر و گبر و بت‌پرستی باز آ

این درگه ما درگه نومیدی نیست

صد بار اگر توبه شکستی باز آ

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۳

از بار گنه شد تن مسکینم پست

یا رب چه شود اگر مرا گیری دست

گر در عملم آنچه ترا شاید نیست

اندر کرمت آنچه مرا باید هست

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

پر ہوس و ہوا کا آماج ہوں میں

یا رب بے حد و بے کسی محتاج ہوں میں

مجھ میں وہ عمل نہیں جو لائق ہو ترے

تجھ میں وہ کرم ہے جس کا محتاج ہوں میں

حامد حسن قادری

رباعی ۳

گر دور فتادم از وصالت بضرور
دارد دلم از تو صد نوع حضور
خاصیت سایهٔ تو دارم که مدام
نزدیک توام اگرچه می‌افتم دور

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۴

گو دور بون، نزدیک بون، مجبور بون بنیم
هر وقت تری یاد بیم سر در بون نیم
خاصیت سایه دارمی گنی سی مجه بیم
بون یا سی گو تو ره ابوا دور بون نیم

خادم حسن قاری

رباعی

آن را که فنا شیوه و فقر آیین است
نه کشف و یقین نه معرفت نه دین است
رفت او ز میان همین خدا ماند خدا
الفقر اذا تم هو الله این است

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

گر تابع سالک بود و فقر کجا
چه کشف و چه یقین و چه دین و چه سعی
بس جاجویی خدا ز بهر خدا
الفقر اذا تم هو الله بجا

حسن قاری

۵

رباعی

آن آتش سوزنده که عشقش لقب است
در پیکر کفر و دین چه سوزنده تب است
ایمان دگر و نسبت با محبت دگر است
پیغمبر عشق بود و عجم نه عرب است

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۵

رباعی

دل گر جهان بی عشق جنگ طلب
در پیکر کفر و دین بی آن سوز عجب
ایمان بیحیا بود اعشق کلانمه بیحیا بود
پیغمبر عشق بود و عجم نه عرب

بابا حسن قادری

رباعی

دور از تو فضای دهر بر من تنگ است
دارم دلکی که زیر صد من سنگ است
عمریست که دل تشنهٔ باران رضاست
آبیست که بر دو تشنه لب از سنگ است

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

وقت میں فضائے دہر ہے تنگ
دل ہے دل آرام غم سے گویا بہ ننگ
اک عمر سے سوگوار زلف لیلی
اک جان بدوش جل سے گو جی باعث ننگ

حامد حسن قادری

رباعی

گر سبحهٔ صد دانه شماری خوب است
در جام می از کف نگذاری خوب است
گفتی چه کنم که بهتر از هر دو دوست
بی درد و بلا بر نکسی آزاری خوب است

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

بیا تا بنشینیم روز و شب یکجا ایم
جام می و جلب مطرب یکجا ایم
دل و درد و می فال ... تو بهر کجا بنشین
بی درد و دل مینای ... یکجا ایم

[illegible]

رباعی ۸

در بزم قمر سراری باید و نیست
آسایش جان زاری باید و نیست
سرمایه روزگاری باید و نیست
یعنی که وصال یاری باید و نیست

شیخ ابوسعید ابوالخیر

رباعی

وقت است میِ صبوح و از تو با تو بنشین
تبدیل به حال زار با تو بنشین
سرمایه زندگی گرسنه تو تا
یعنی که وصال یار با تو بنشین

حامد حسن قادری

رباعی

در کشور عشق جای آسایش نیست
آنجا همه کاهش است افزایش نیست
بی درد و الم توقع درمان نیست
بی جرم و گنه امید بخشایش نیست

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

عاشق کو ہوا و آرزوئے آسائش کیا
بیتاب ہو بیکسی کی فرمائش کیا
بے درد و الم توقع درمان کیوں
بے جرم و گنہ امید بخشائش کیا

حامد حسن قادری

رباعی

زان می خوردم که روح پیمانهٔ اوست
زان مست شدم که عقل دیوانهٔ اوست
دودی به من آمد آتشی با من زد
زان شمع که آفتاب پروانهٔ اوست

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

روح است مسکر شراب عمر پیمانهٔ ما
عقل است بلای جنون بین مست دیوانهٔ ما
آن شمع که گرد سر دل این همه گشت
جز شمع که آفتاب پروانهٔ ما

حاجی سبزواری

رباعی

عشق تو بلای جان درویشی نیست
بیگانه نمی‌شود که دلگیر تو نیست
گر قسمت من ز سهم کم من همه گیرم
منزل منزل غم تو در پیشم نیست

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

ای عمر گذشت در طمع تعلق مشکل
رهایی ای عزیز ز جان و دل
چابک بود اگر از ره عمر بیگانه کجاوه دل
عمر تمام به سر آمد اگر منزل منزل

نادر حسن قادری

۱۲

رباعی

گه سیکر دوم بر آتشم همچو کباب

گه سرگردان بر همه عمر همچو حباب

القصه چو خار و خس در این دایره‌ام

گه بر سر آتشم گهی بر سر آب

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۱۲

رباعی

بودن آتش چو سپهر سبحی علکباب

سرگشته چو بر همه عمر سبحی مثل حباب

القصه مثال خار و خس دنیائیم

یا بر سر آتش چو خس یا بر سر آب

حامد حسن قادری

۱۳

رباعی

با من درِ وصل بسته میدارد دوست
دل را ز فراق خسته میدارد دوست
من بعد من و شکستگی و در دوست
چون دوست دل شکسته میدارد دوست

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۱۴

رباعی

مهجور در وصل لب تشنه بسوزید
دل زخم غم هجر ز حسرت تشنه بسوزید
ای بی تو بنش گمگشتگی از دیده کاور
از جور دل شکسته بسوزید

حامد حسن قادری

رباعی

منصور حلاج آں نہنگ دریا
کز پنبۂ تن دانۂ جاں کرد جدا
روزے کہ انا الحق بزباں می آورد
منصور کجا بود؟ خدا بود خدا!

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

منصور بنا دار پہ روداد پیا
کز پنبۂ تن ہے دانۂ جاں کو جدا
دکھا زباں سے انا الحق جس دم
منصور نہ تھا، خدا تھا واللہ خدا!

حامد حسن قادری

رباعی ۱۵

وصل تو کجا و من مہجور کجا،
دردانہ کجا حوصلۂ مور کجا،
ہر چند ز سوختن ندارم باکے
پروانہ کجا و آتش طور کجا،

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۱۵

وصل اس کا کہاں اور یہ مہجور کہاں،
یہ خاک کہاں اور وہ منبع نور کہاں،
ہر چند کہ جلنے کی مجھے تاب نہیں
پروانہ کہاں اور آتش طور کہاں،

حامد حسن قادری

۱۶
رباعی

اے بر سرِ ہر کس از خیالِ تو تبے
بے یادِ تو برنیاید از دل نفسے
مفروش مرا بمنتِ آزاد کسے
من خواجہ یکے دارم و تو بندہ بسے

حضرت ابو سعید ابو الخیر

۱۷
رباعی

ہر جو خیال ہیں ترے سب بد و نیک
بے یاد تری ہیں اسیر سارے ایک
آزاد نہ کر ہمیں بہ خود وال ہیچ
بندے ترے لاکھ ہیں مرا آقا تو ایک

حامد حسن قادری

رباعی ۱۰

از ما همه عجز و بی‌کسی مطلوب است
بی‌کسی و لوا به لیشتن با منکوب است
این او وست پدید گشته در صورت ما
این قدرت و فعل ازان با منسوب است

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۱۱

با معترف عجز گو محبوب رب
با مدعی خودی گو مغضوب رب
با جلوه‌ها بجاری صورت بین وجه ایت
قدرت گو جهت‌ها به همه منسوب رب

حضرت قادری

۱۸

رباعی

ناکامیم اے دوست زخودکامی ست
ویں سوختگیہاے من از خامی ست
گذار کہ در عشق تو رسوا گردم
رسوائی من باعث بدنامی ست

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۱۸

رباعی

ناکام ہوں میں یہ تیری خودکامی ہے
تو مجھکو جلاتا ہے یہ کیا خامی ہے
رسوا نہ کر اے عشق میں تو مجبور ہو
رسوائی عاشق تری بدنامی ہے

حامد حسن قادری

۱۴
رباعی

گریم ز غم تو زار و گویی زرق است
چون زرق بود که دیده در خون غرق است
تو پنداری که جمله دلها چو دل است
نه صنما میان دلها فرق است

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۱۵
رباعی

رو تا بودن تو گشتا بکم جلوه ورق
پیکو کیاکه از انگیس بین نی عرق
اینا سا بچهاب نوبسب کرداغ
پیاده غلط بی بکه دل ادای آتی ورق

ماموستا حسن قادری

۲۰
رباعی

درویشانند هر چه هست ایشانند
وز فقر به یاد در صف پیشانند
خواهی که مس وجود زر گردانی
با ایشان باش کیمیا ایشانند

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۲۰
رباعی

درویش ببین کیمیا و کیمیا بین درویش
مقبول جناب رب ببین درویش
گاهی چو مس وجود گوهر زان
مقبول شود که کیمیا بینی درویش

حامد حسن قادری

۲۱

رباعی

هر چند که جان عارف آگاه بود
کی در حرم قدس تواش راه بود
دست همه اهل کشف و ارباب شهود
از دامن ادراک تو کوتاه بود

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۲۱

رباعی

بیشک که بجان عارف آگاه نیست
بی‌درد ز حریم قدس کس راه نیست
بر صبح تو هم اهل کشف ای آگه
بی دامن ادراک کسی کوتاه نیست

حاج حسن قادری

۲۲

رباعی

شب خیز که عاشقان به شب راز کنند
گرد در و بام دوست پرواز کنند
هر جا که دری بود به شب بربندند
الا در دوست را که شب باز کنند

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۲۳

رباعی

آن شب که کبوتر دل کرد آغازی
تا بام بلند دوست پروازی
در پنجه بین ارادهٔ کوهی نبستی
با آنکه در دوست است که در بازی

حامد حسن قادری

۲۳
رباعی

دل خسته و سینه چاک می باید شد
وز هستی خویش پاک می باید شد
آن به که بخود خاک شوی اول کار
چون آخر کار خاک می باید شد

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۲۴
رباعی

بہتر دل چاک چاک ہو جانا ہے
اپنی ہستی سے بھی پاک ہو جانا ہے
اچھا ہے کہ خاک ہو رہیں پہلے ہی
جب آخر کار خاک ہو جانا ہے

خادم حسن نادری

رباعی

ہر شب من و دوست نکتی با ہم گفت

در بیست گران بہائی با ہم سفت

دیدم کہ بخواب بد و دیگر بہ سحر

شب است کہ زین بخوفنکی با ہم خفت

حضرت ابو سعید ابو الخیر

رباعی

میں بیٹھے دراٹھا کے سب کھو دوں انکو

گوہر سے گراں لب پہ پرو دوں انکو

سوچیں ہیں زبان پہ نہ آجائیں کہیں

اس خوف سے آنکھوں کی لڑی میں پرو دوں انکو

حامد حسن قادری

۲۵

رباعی

سودای سر زلف و سامان نیست مرا
بی مهری چرخ و دور دوران نیست مرا
اندیشهٔ خاطر پریشان نیست مرا
زان با همه که سود عمر فانی نیست مرا

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۲۵

رباعی

سودا و خیال بیش و کم یکطرف
بی مهری چرخ پیر و ستم یکطرف
سامانی خاطر پریشان کامیاب
سبی یکطرف اوفتاده عمر یکطرف

حامد قادری

۲۵
رباعی

آن کو نه ز جانم از در روی تو برفت
از دل بهوس به یک سوی تو برفت
از کوی تو هر که رفت دل را بگذاشت
کس با دل خویشتن ز کوی تو نرفت

حضرت ابو سعید ابو الخیر

۲۶
رباعی

آیا تو ترا خیال جی سے نہ گیا
اس عشق میں ہیں لوگ جان پائی نہ گیا
جو کوئی چلا گلی سے دل چھوڑ چلا
دل لیکے کوئی تری گلی سے نہ گیا

حامد حسن قادری

٣٤

رباعی

دردا که درین سوز و گدازم کس نیست

همراه درین راه درازم کس نیست

در وعده طلب جواب بر از لب است

اما چه کنیم محرم رازم کس نیست

حضرت ابوسعید ابوالخیر

٣٥

رباعی

افسوس که عمر بی گرانی و سامان نیست

مشکل سفر، زاد و رفیق جان با ما نیست

بی دل بی یار بی جواب بر زانیست

کس با خبر کسی که محرم رازی نیست

حاج حسن قادری

۲۹

رباعی

جلوه تو بی نقاب یکباره ببین
بنگهی تو ز حجاب یکباره ببین
جبروت کمال نور کا عالم بر
بر چهره آفتاب یکباره ببین

حامد حسن قادری

۲۸

رباعی

رخسار تو بی نقاب دیدن نتوان
دیدار تو بی حجاب دیدن نتوان
تا دامن گرد کمال اشراق بود
چشمهٔ آفتاب دیدن نتوان

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۳۴

دردی که با دوستی یکدله کن
با هر که بجز ماست از آن یله کن
یک صبح به اخلاص بیا بر در ما
گر کار تو بر نیاید آنگه گله کن

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۳۵

کرنا ہے تو یکسو ہو ہمہ تن محبت کرنا
ہاں سیکھ لے ماسوا کی نفرت کرنا
اخلاص سے آ بارگہِ دلبر پر
جب کام نہ ہو تو پھر شکایت کرنا

حامد حسن قادری

۸۳

رباعی

ان دشمن و دوست بود، دیدی؟ کہ چہ کرد؟
تا آنکہ نبود اور سیدی؟ کہ چہ کرد؟
می گفت بہانہ کس نخواہد واقع
دیدی کہ چہ می گفت؟ و شنیدی کہ چہ کرد؟

حضرت ابو سعید ابو الخیر

۸۴

رباعی

معلوم ہے ہم نے ہر انساں کی خاطر جو کیا
دشمن تھا، غلط تھا، اس نے بظاہر جو کیا
گر تھا، وہی کردوں گا جو تو بتا ہے
دیکھا ہے تو تھا کیا انساں نے بھی جو کیا

حامد حسن قادری

۱۳

رباعی

وا فریادا ز عشق وا فریادا

کارم به یکی طرفه نگار افتادا

گر داد دل شکسته دادا دادا

ور نه من و عشق هر چه بادا بادا

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۱۳

رباعی

دل دیدیا ایسب بار بی چون بی سو بو

بچوه سیی بزار بی چون بی سو بو

گر داد دل بشکسته دست دردم

میان او در عشق یار بی چون بی سو بو

حاج حسین نادری

رباعی

طالع سرِ عافیت فروشی دارد
ہمت ہوسِ پلاس پوشی دارد
انجا کہ بیک سوال بخشند دو کون
استغنا ہم سرِ خموشی دارد

حضرت ابو سعید ابو الخیر

۳۲

رباعی

راحت ہے عافیت فروشی میری
ہمت کی ہے سیری خرقہ پوشی میری
دیتے ہیں وہ اک سوال میں دونو جہاں
استغنا ہے مرا خموشی میری

حامد حسن قادری

۳۳

رباعی

زان خوبتری کہ کس خیال تو کند

یا ہیچو منی فکر جمال تو کند

شاید کہ بآفرینش خود نازد

ایزد کہ تماشای جمال تو کند

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۳۳

رباعی

تو وہ ہے کہ کس کے سر آئے ترا خیال؟

میں اور ترا خیال کیا میری مجال!

خالق کو خود اپنی آفرینش پہ ہے ناز

کرتا ہے جو وہ ترا تماشائے جمال

حامد حسن قادری

۳۴

رباعی

غازی که پی شهادت اندر تگ و پوست
غافل که شهید عشق فاضل تر ازوست
فردای قیامت او بدین کی ماند
آن کشتهٔ دشمن است و این کشتهٔ دوست

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۳۵

رباعی

غازی کا بدن وقفِ شہادت تگ و پوست
لیکن ہے شہیدِ عشق محوِ ہمہ اوست
وہ ایک نہ ہونگے قیامت میں کمال
وہ کشتۂ دشمن اور یہ کشتۂ دوست

حامد حسن قادری

۳۵

رباعی

ای در تو عیانها و نهانها همه هیچ
پندار یقینها و گمانها همه هیچ
از ذات تو مطلقاً نشان نتوان داد
کانجا که توئی بود نشانها همه هیچ

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۳۵

رباعی

تو بی تو عیان او نهان هیچ بهیچ
بی سایه یقین هیچ گمان هیچ بهیچ
کس پی نبرد بذات کا کوئی نشان
دوران بجهان بنام و نشان هیچ بهیچ

حامد حسن قادری

۳۶

رباعی

ای ذات تو انوار همه و نور همه هیچ
با لعل تو سلسبیل و کوثر همه هیچ
بودم همه بی تو بی‌بر بی‌بیتم
دیدم که همه تویی و دیگر همه هیچ

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۳۷

رباعی

ای غیرت دیده گر ازلی بر هیچ
کو غنچه‌ی بی لب که مقابل لب هیچ
تنها نه همین بی تو بی آنکه بود
دیدی که همه تو در تو باقی همه هیچ

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۳۴

رباعی

غم عشق تو سینهٔ بلاپرور ماست
خون در دل از آن سوز به چشم تر ماست
با غیر اگر حریف باشی پیش آن
الماس بجای باده در ساغر ماست

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۳۴

رباعی

غم ہے اب سینۂ بلا پرور بس
خوں دل ابر ہے اشک خون چشم تر بس
ہو غیر اگر حریف اب ہے گریباں
الماس بجای بادہ ہے ساغر میں

حامد حسن قادری

۳۷
رباعی

با گلرخ خویش گفتم ای غنچه دهان
هر لحظه مپوش چهره چون عشوه دهان
زد خنده که من بعکس خوبان جهان
در پرده عیان باشم و بی پرده نهان

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۳۸
رباعی

اک روز کہا میں نے کہ اے غنچہ دہان
ہر وقت چھپا نہ ہم سے رخ تاباں
ہنس کر بولا کہ میں تو ہوں سب کے برعکس
در پردہ عیاں ہوں اور بے پردہ نہاں

حامد حسن قادری

۳۹

رباعی

فریاد ز دست فلک پیر و کہن
کاندر پی من نہد نو بہشت و دہن
با این همه بر نیز شکر می باید کرد
گر زین بتر کنند، اگر گوید سر من

حضرت ابو سعید ابو الخیر

۳۹

رباعی

فریاد فلک کی ہم نوا کرکے کہیے
فاش اس کے عیب کیا کھلا اور دیکھے
حالت ہے بری، تو بھی یہی شکر ادا
بدتر ہوئے تو کون اسی کو دل سے لیے

حامد حسن قادری

رباعی

لذات جهان چشیده باشی همه عمر
با یار چو آرمیده باشی همه عمر
هم آخر عمر رحلتت باید کرد
خوابی باشد که دیده باشی همه عمر

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

دنیا بس رخ ز ادراک کسی با من نیست
یا معشوق کسی یا دل آرام من نیست
جز چشم تو بوالعجبات تعبیه کیست
تنها خواب چو بیداری عمر دیگر نیست

حسن قادری

رباعی

مجنون و پریشان توام، دستم گیر
سرگشته و حیران توام، دستم گیر
هر بی سروپا بود کسی دستگیری دارد
من بی سروسامان توام، دستم گیر

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

مه یار چون ترا مجنون و پریشان بکند
چون عشق همین سرگشته و حیران بکند
هر بی سروسامان کلاهی یاد آرد
او دین جنون ترا بی سروسامان بکند

حامد حسن قادری

۴۲

رباعی

ای فضل تو دستگیر من دستم گیر

سیر آمده‌ام ز خویشتن دستم گیر

تا چند کنم توبه و تا کی شکنم

ای توبه ده و توبه شکن دستم گیر

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۴۳

رباعی

رحمت کن و در زبان و دلمان رحمت کن

بر حال و قصور و عجز و ما و من رحمت کن

بیکسان کرده‌ام بی‌کس تو تو در دل کس

ای توبه ده و توبه شکن رحمت کن

حاج حسن قادری

رباعی

آگاه زیی ای دل و آگاه بمیر
چون طالب منزلی تو در راه بمیر
عشق است بلای زندگانی ورنه
زینسان که تویی خواه زی خواه بمیر

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

آگاه چو ز عشق نیی آگاه مرو
طالب نبوی به طلب بی‌وله مرو
هم عشق که عین زندگان بجو
ایمان تو خواه بجو خواه مرو

عاجز قادری

رباعی

با یار موافق آشنایی خوشتر
وز همدم بی‌وفا جدایی خوشتر
چون سلطنت زمانه بگذشتنی است
چون بلبل بی‌نوا نوایی خوشتر

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

گر یار هوای یار آشنایی بهتر
لیکن چو هوی هوس وفا جدایی بهتر
چون بلبل جان که جهان پروری باباست
هر سو که رود بلبل بی‌نوایی بهتر

خاور قادری

رباعی

دل از نظر تو جاودانی گردد
غم با الم تو شادمانی گردد
گر باد به دوزخ برد از کوی تو خاک
آتش همه آب زندگانی گردد

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

دل تیری نظر سے جاودانی ہوجائے
غم عشق میں تیرے شادمانی ہوجائے
گر باد لے جو خاک در تیری دوزخ میں
آتش سب آب زندگانی ہوجائے

حسن قادری

رباعی

[illegible] وجود موج زن زین لب پایان
[illegible] تنگ بین سواد موج زن اهل جهان
آنچه بینی پیشه بنگری آب سر و بن
وین بینی بیا بنگری موج زن بیان

[illegible]

رباعی

بحریست وجود جاودان موج زنان
زان بحر ندیده غیر موج اهل جهان
از باطن بحر موج بین گشته عیان
بر ظاهر بحر و بحر در موج نهان

[illegible]

رباعی

یارب ز قناعتم توانگر گرداں
وز نورِ یقیں دلم منور گرداں
احوالِ منِ سوختہ سرگرداں
بے منتِ مخلوق میسر گرداں

حضرت ابو سعید ابو الخیر

رباعی

قانع رہوں، دل مرا تونگر ہو جائے
اور نورِ یقیں سے دل منور ہو جائے
مجھ سوختہ ساماں کا الٰہی اساماں
بے منتِ مخلوق میسر ہو جائے

حامد حسن قادری

۹۸

رباعی

در دیده به جای خواب آب است مرا
زیرا که به دیدنت شتاب است مرا
گویند بخواب تا به خوابش بینی
ای بی‌خبران چه جای خواب است مرا

۹۹

رباعی

از گلهٔ چون پیل بیک، راحت خوابگهان
چون قیصر پرواز، مهلت خوابگهان
گفته بو که خواب بین و دوا انگار نظر
هیچ هیچ سی تو وصلت خوابگهان

حامد حسن قادری

رباعی

دنیا چمن را و قیصر و خاقان را
تسبیح ملک را و صفا رضوان را
دوزخ بد را بهشت مر نیکان را
جانان ما را و جان ما جانان را

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

دنیا جمر و قیصر او خاقان کیلی
تسبیح ملک کی، باغ رضوان کیلی
دوزخ بی بدون کا، او نیکوکا بهشت
جانان مرا نیری جان جانان کیلی

دایی حسن قادری

۵۰

رباعی

برتافت عنان صبوری از جان خراب
شد همچو کباب قطره‌زن چشم از تب و تاب
گیتی چو عنان نپیچد از حکم تو سر
گر دولت پابوس تو یابم چو رکاب

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۵۰

رباعی

چیزی که عنان ز صبر دل بی‌تاب
مانند کباب آنچه دل گوید سوز عذاب
چون دل نه یکی کند همی تنگ عنان
گر دولت پابوس ببخشی تنگ رکاب

حامد حسن قادری

۱۵

رباعی

از چرخ و فلک گردشِ یکساں مطلب
وز دورِ زمانہ عدلِ سلطاں مطلب
روزے کہ در جہاں خواہی بود
آزارِ دلِ ہیچ مسلماں مطلب

حضرت ابو سعید ابو الخیر

۱۵

رباعی

کیوں چرخ سے ہو گردشِ یکساں کی طلب
کیا دورِ زماں سے عدلِ سلطاں کی طلب
دنیا میں جو چند روز رہنا ہے فقط
دل میں نہ رکھ آزارِ مسلماں کی طلب

حامد حسن قادری

۵۱

رباعی

کارم همه ناله و خروش است امشب

نه صبر پدید و نه هوش است امشب

دوشم خوش بود ساعتی پنداری

کفارهٔ خوشدلی دوش است امشب

شیخ ابوسعید ابوالخیر

۵۲

رباعی

ای کام برآرندهٔ دلها ز جگران

وی صبر دهنده به پریشان جگران

لطف تو شب گوشی بر سگ و عمر گذرانها

کفاره‌ای بکش عشق نگاه از جگران

حسن قادری

۵۳

رباعی

اے آئینۂ حسن تو در صورت زیب
گرداب ہزار کشتی صبر و شکیب
ہر کس نہ کہ غیر حسن تو او بود
خوانند خودش سراب حجاب فریب

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۵۳

رباعی

آئینہ ترے حسن کا با زینت و زیب
گرداب ہزار کشتی صبر و شکیب
لیکن جو ترے حسن کا آئینہ نہیں
ہے بینش خود و سراب حجاب فریب

حامد حسن قادری

۵۳

رباعی

آنرا که قضا ز خیل عشاق نوشت

آزاد ز مسجد است و فارغ ز کنشت

دیوانهٔ عشق را چه هجران چه وصال

از خویش گذشته را چه دوزخ چه بهشت

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۵۴

رباعی

در عشق ازل که حکم قسمت که نوشت

مسجد نه خوش آن که سو نه پروا ز کنشت

دیوانهٔ عشق بیخبر از هجر و وصال

از خود رسته که نه دوزخ نه بهشت

حسین نادری

۵۴

رباعی

ای دل همه خون شوی شکیبائی چیست
وی جان بدر آ، این همه رعنائی چیست
ای دیده چو مردمیست آزرمت بادا!
بی دیده جان دوست بینائی چیست.

حضرت ابو سعید ابوالخیر

۵۵

رباعی

ای دل بهوا صبر و شکیبائی کجا!
ای جان بکش نیاز رعنائی کجا!
ای آنکه به جان غمت ز آغاز بمیرم!
بی دوست نظر زآن بینائی کجا!

حامد حسن قادری

۵۵

رباعی

گر شانہ کنی طرۂ لیلا یابی
گر در سر مجنون همه سودا یابی
گر بنده شوی جمال یوسف نگری
گر ترک خودی کنی زلیخا یابی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۵۶

رباعی

دست شانہ کشِ طرۂ لیلیٰ ہے یہ بھی
اور قیس کے سر میں کوئی سودا ہے یہ بھی
ہم کو بھی ابھی دیدۂ حسنِ یوسف
اور ترکِ خودی حسنِ زلیخا ہے یہ بھی

حامد حسن قادری

رباعی

اے دیدہ مرا عاشق یارے کردی
حیران رخ لالہ عذارے کردی
کارے کردی کہ ہیچ نتواں گفتن
اللہ اللہ چہ خوب کارے کردی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

اے آنکہ مجھے عاشق ناکام کیا
حیران بنا دیا، تباہ کام کیا
وہ کام کیا کہ کچھ نہیں کہہ سکتا
اللہ اللہ تو نے کیا کام کیا

حامد حسن قادری

۵۸

رباعی

عشقم دادی، ز اہل دردم کردی
از دانش و عقل و ہوش فردم کردی
سجادہ نشین با وقاری بودم
میخوارہ و رند و کوچہ گردم کردی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۵۸

رباعی

عاشق ہوں بس راہِ غم و درد آج ہوں میں
بے ہوشی و بیخودی میں فرد آج ہوں میں
تھا زاہد پاک بیں، بہ تکبیر طفیل
میخوار ہوں، رند و کوچہ گرد آج ہوں میں

حامد حسن قادری

۵۸

رباعی

ای کنہِ صفت نرسیدہ ادراکی
عصیان ہمہ پیش رحمتت خاشاکی
از روی کرم اگر ببخشی ما را
بخشیدہ از لطف تو مشتی خاکی

حضرت ابو سعید ابوالخیر

۵۹

رُباعی

عاجز ترے ادراک سے ہر دانش ہے
کونین کو رحمت پہ تری نازش ہے
از راہِ کرم ہماری بخشش یارب
گویا اک مُشتِ خاک کی بخشش ہے

حامد حسن قادری

۶۰

رباعی

ای یاوران دشت خون آشامی
مردند ز حسرت و غم ناکامی
خستہ زدگان وادی شوق ترا
جز آن کشته و اجل کشت بدنامی

حضرت ابو سعید ابو الخیر

۶۰

رباعی

خوں آشامی نصیب مے آشامی ہو
مرجائیں نہ کیوں جب غم ناکامی ہو
خستہ زدگان وادی الفت کو
وقت مارے، اجل کی بدنامی ہو

حامد حسن قادری

۶۱

رباعی

دستے نہ کہ از نخل تو چینیم ثمرے

چشمے نہ کہ بر تو بفشانیم گہرے

پاے نہ کہ در کوے تو یابیم گذرے

روے نہ کہ بر خاک بمالیم سرے

حضرت ابو سعید ابوالخیر

۶۱

رباعی

وہ ہاتھ کہاں اب کہ پاؤں میں تجھ سے ثمر

آنکھیں وہ کہاں اب کہ نچھاور تجھ پہ موتی

وہ پاؤں کہاں اب کہ ہو تیرے در پہ گزر

کیا منہ ہے مرا اب کہ سکوں خاک پہ سر

حامد حسن قادری

۶۲

رباعی

اول ہمہ جام آشنائی دادی

آخر ہمہ ستم زہر جدائی دادی

چوں کشتہ شدم نگفتی ایں کشتہ کیست؟

وانگہ تو کہ داد بے وفائی دادی!

حضرت ابو سعید ابو الخیر

۶۲

رباعی

اول دیا جام آشنائی تو نے

آخر کو دیا زہر جدائی تو نے

اب پوچھتا ہے کہ کس کا کشتہ ہے یہ؟

دی خوب بیداد و بے وفائی تو نے!

حامد حسن قادری

٦٣

رباعی

اے دل ز شرابِ جہل مستی تا کے؟
وے نیست شوند و لافِ ہستی تا کے؟
گر غرقہ بحرِ غفلت و آز نہ
تر دامنی و ہوا پرستی تا کے؟

حضرت ابو سعید ابو الخیر

٦٤

رباعی

اے دل یہ مئے جہل کی مستی کب تک؟
تو نیست ہے نیست، لافِ ہستی کب تک؟
گر غرقہ تو بحرِ غفلت و آز نہیں
تر دامنی و ہوا پرستی کب تک؟

حامد حسن قادری

رباعی

اے در خم چوگان تو عمر باشند گوے

بیرون ز زبان تو دل یکسر موے

ظاہر کہ بدست ماست از آن تو شدیم

باطن کہ بدست نیست از آن توئے

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

یہ دل کہ ترا بجز تو چیزی دگر بکو

تیر است بطبع حکم دست جدا بکو

ظاہر تجلے تمام تمنیں وحدتوالا

باطن تو بری تمامی تو دو جدا بکو

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۶۵

رباعی

دنیا بہ بہشت منزل گاہے

این ہر دو بنزد اہل معنی کاہے

گر عاشق صادقی ز ہر دو بگذر

تا دوست ترا نکو نماید راہے

حضرت ابو سعید ابوالخیر

۶۵

رباعی

دنیا ہے بہشت ہے منزل گاہ

ہیں اہل حقیقت کو یہ مثل پر کاہ

تو عاشق صادق ہو تو چھوڑ ان سب کو

تا دوست تجھے دکھائے اچھی راہ

حامد حسن قادری

۶۶

رباعی

در مدرسه گرچه دانش اندوز شوی
وز گرمیِ بحث مجلس افروز شوی
در مکتبِ عشق با همه دانائی
سرگشته چو طفلانِ نوآموز شوی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۶۶

رباعی

گو درس گہوں میں دانش اندوز ہو تو
گرمیِ سخن سے مجلس افروز ہو تو
ہ مکتبِ عشق میں مگر جاہلِ محض
حیران بصفتِ طفلِ نوآموز ہو تو

حامد حسن قادری

۶۰

رباعی

ای خالق ذوالجلال ای بار خدا
تا چند روم دربدر و جابجا
یا خانه امید مرا در بربند
یا قفل مهمات مرا در بگشا

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۶۲

رباعی

یارب تو به بنیاد کرم سر بنما
این گمرهِ هیچ‌جا به هیچ را ره بنما
یا خانه امید کار در دربند
یا قفل مهمات مرا در بنما

حامد حسن قاری

۶۸

رباعی

دردی دارم و سینه بریانی

عشقی دارم و دیده گریانی

عشقی چه عشق، عشق عالم سوزی

دردی چه درد، درد بی درمانی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۶۹

رباعی

آن دردی بده از او سینه بریان

آن عشقی بده از او دیده گریان

یا عشق بده مرا، عشقی عالم سوز

یا درد بده مرا، دردی بی درمان

حاجی حسن کازری

۶۶

رباعی

تحقیق معانی ز عبارات مجوی
بی رفع قیود و اعتبارات مجوی
خواهی یابی ز علت جهل شفا
قانون نجات از اشارات مجوی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۶۷

رباعی

اسرار که کشف کتب عبارات بهیچ
با رفع قیود و اعتبارات بهیچ
در علت جهل بی تو نکو شفا
قانون نجات کتب اشارات بهیچ

حامد حسن قادری

رباعی

غم جمله نصیب جان پر ز غم بایستی
یا با غم من صبر بهم بایستی
یا با غم عمر عمر کم بایستی
یا عمر به اندازهٔ غم بایستی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

یا چرخ بری لب من الم بود یارب!
یا صبر مرا به غم همه بود یارب!
یا غم بجهان بود بعمر کم انداز سبب
یا عمر به اندازهٔ غم بود یارب!

بابا حسن کاوری

رباعی

ای دل اگر آن عارض دلجو بینی
در آینه جهان را همه نیکو بینی
دانم که اگر گرد خودبین نشوی
خواهم که شوی تا همگی او بینی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

ای عارض دلکش چه زیبا به نظر
از روی تو بس صنعت زیبا به نظر
آئینه دل که تابنده چو مه بیند جا
خواهم بر تو به چهره‌ای دو صد بار نظر

حسن قاری

۴۷

رباعی

وصافی خود بر غیر حاسد تا کے
ترویج چنین متاع کاسد تا کے
معدومی و خیال ہستی از تو
فاسد باشد خیال فاسد تا کے

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۴۸

رباعی

تعریف اپنی بغیر حاسد کب تک
ترویج ہے یہ متاع کاسد کب تک
معدوم ہے تو اور یہ ہستی کا خیال
فاسد ہے تو پھر خیال فاسد کب تک

حامد حسن قادری

۴۲

رباعی

تا ترک عوائق و علائق نکنی
یک سجدهٔ شایسته و لایق نکنی
حقا که ز دام لات و عزی نرهی
تا ترک خود و جمله خلائق نکنی

حضرت ابو سعید ابوالخیر

۴۲

رباعی

گر ترک عوائق و علائق نہ کرے
اک سجدۂ شایستہ و لائق نہ کرے
تو کیسے ہو دام لات و عزی سے رہا
گر ترک خودی و کل خلائق نہ کرے

حامد حسن قادری

رباعی

اے از تو بباغ ہر گلے را رنگی
ہر زاغ را از شوق تو آہنگی
با کوہ ز اندوہ تو رازے گفتم
برخاست صدائے نالہ از ہر سنگی

حضرت ابو سعید ابوالخیر

رباعی

ظاہر ترا رنگ پھول کا رنگ کرے
الفت تری ہر زاغ کو آہنگ کرے
کچھ غم ترا کوہ سے کہا تھا میں نے
پیدا جو صدا نالہ ہر سنگ کرے

حامد حسن قادری

۱۵

رباعی

از هستی خویش تا پشیمان نشوی
در حلقهٔ عارفان و مستان نشوی
تا در نظر خلق تو گردی کافر
در مذهب عاشقان مسلمان نشوی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۱۶

رباعی

لازم به هستی خویش پشیمان بودن
بی جستجو چو سر حلقهٔ مستان بودن
ثابت بود تا آگه حق بی کافر
در مذهب عشق بی مسلمان بودن

حامد حسن قادری

۴۶

رباعی

تا نگذری از جمع بفردوس نرسی

تا نگذری از خویش بحرمت نرسی

تا در ره دوست بی سر و پا نشوی

بی درد بلا و بدرد دوست نرسی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۴۷

رباعی

جز نیک که در جهان [illegible] ارزنده بود

گر زنده از آن خوبی [illegible] ارزنده بود

جز نیک دو دوست بین [illegible]

بی درد نصیب [illegible]

[illegible]

۵۰

رباعی

ای در دل من اصل تمنا همه تو
وی در سر من مایهٔ سودا همه تو
هر چند به روزگار در می‌نگرم
امروز همه تویی و فردا همه تو

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۵۱

رباعی

دل میں ہے اے جانِ تمنا تو ہی
سر میں ہے سرمایۂ سودا تو ہی
کرتا ہوں جو غور سے زمانے پہ نظر
دی تو، امروز تو ہے، فردا تو ہی

حامد حسن قادری

رباعی

ای شمع دلم قامت پسندیدهٔ تو
وصل تو حیات این ستمدیدهٔ تو
چون آینه پر شد دلم از عکس رخت
هر سو نگرم ولیک از دیدهٔ تو

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

تو شمع ہے دل دل کیا سراپا ہوں تجھ
تو جان ہے تو میری کیوں نہ جاں ہوں تجھ
دل عکس ہے تیری ذات کا آئینہ صفت
میری آنکھوں سے لگا لوں تجھ

حامد حسن قادری

۸۰
رباعی

دارم صنمی چہرہ برافروختہ
با جور و جفا و ستم آموختہ
او عاشق دیگری و من عاشق او
پروانہ صفت سوختہ سوختنی

حضرت ابو سعید ابو الخیر

۸۰
رباعی

تقدیر کی گردش میں ہوں آیا ہوا ہیں
وہ غیر کا اور اُس کا ستایا ہوا ہیں
پروانہ کا وصف مجھ میں بھی پایا گویا
یعنی کہ جلے کا ہوں جلایا ہوا ہیں

حامد حسن قادری

٨١

رباعی

چشمم که سرشک لاله‌گون آورده
وز هر مژه قطره‌های خون آورده
ز بهر نظاره‌ات دل خون شده‌ام
از روزن سینه سر برون آورده

حضرت ابوسعید ابوالخیر

٨١

رباعی

آنکھوں کی رواں جو خون کا دریا ہے
پلکیں ٹپکیں سرخ جو بھی ہے کیا ہے
من خون شدہ دل از پئے نظارہ کو
سر روزن سینہ سے نکالا ہے

حامد حسن قادری

رباعی ۸۲

اینک سر کوی دوست اینک سر راه
گر تو نروی روندگان را چه گناه
جامه چه کنی کبود و نیلی و سیاه
دل صاف کن و قبا بپوش و کلاه

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۸۳

یہ دوست کا کوچہ ہے یہ دوست کی راہ
تو ہی نہ چلے تو کیا ہے اوروں کا گناہ
کیوں رنگتا ہے تو جامہ کو نیلا پیلا
دل صاف تو پھر قبا پہن خواہ کلاہ

حامد حسن قادری

رباعی

معمورۂ دل بعلم آراستہ بہ
معمورۂ جاں ز کینہ پیراستہ بہ
از ہستی خود ہر چہ توان کاستہ بہ
جز بندگی حق ہمہ ناخواستہ بہ

حضرت ابو سعید ابوالخیر

رباعی

دل کا علم و ہنر سے سجنا اچھا
اور جان کا کینے سے اُجڑنا اچھا
جتنا بھی گھٹے گھٹے خودی کا گھٹنا اچھا
بندے سے سوا اس کے نہ بڑھنا اچھا

حامد حسن قادری

رباعی

نازار دلے را کہ تو جانش باشی
معشوقۂ پیدا و نہانش باشی
زاں می ترسم کہ از دل آزاری تو
دل خون شود و تو در میانش باشی

حضرت ابو سعید ابوالخیر

۸۵
رباعی

اسکو نہ ستا کہ جسکا دلبر تو ہو
جسکے لئے جان و دل سے بڑھکر تو ہو
ڈر ہے یہ مجھے تری دل آزاری سے
دل خون ہوا اور دل کے اندر تو ہو

حامد حسن قادری

۸۶

رباعی

یارب در خلق تکیه‌گاهم نکنی
محتاج گدا و پادشاهم نکنی
موی سیهم سفید کردی یکسر
با موی سفید رو سیاهم نکنی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۸۷

رباعی

یارب به محمد گدای دیرین را
محتاج جوی تا تو بس ایمان را
بر موی سیه سپید پیش تو گردی سفید
بر بال سفید منه ننگ ما را

حاج حسن قادری

۸۶

رباعی

از لطف تو هیچ بنده نومید نشد
مقبول تو جز مقبل جاوید نشد
مهرت بکدام ذره پیوست دمی
کان ذره به از هزار خورشید نشد

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۸۷

رباعی

کب تیرے کرم سے بندہ نومید ہوا
مقبول ترا مقبل جاوید ہوا
جس ذرہ پہ پڑ گیا ترا پرتو مہر
وہ روکش صد ہزار خورشید ہوا

حامد حسن قادری

رباعی

ما را نبود وصالے کہ ز غم گم گردد
خود بر سر کوی ما طرب گم گردد

گر شادی عالمے بیار دہد
چون پا بسر کوی ما رسد غم گردد

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

ممکن نہیں دل خوش ایکدم ہو جائے
یہ درد و الم نہ ہو تو کم ہو جائے

گر میری طرف سہمی ہوئی بڑھتی آئے
چوکھٹ تک آتے ہی آکے غم ہو جائے

حامد حسن قادری

۸۹

رباعی

در چنگ غم تو دل سرودی نکند
پیش تو فغان و ناله سودی نکند
با هیزم تر اگر که آتش شوی
سوزیم به آتشی که دودی نکند

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۸۹

رباعی

دل گوهر عمر گرانبها تو چون کیهان
بی‌سود غم تیز آتشی فریاد و فغان
گر با هوس و ده ناله جنس بی آواز نیس
چه با هوس الان اگر نیس بسیمین دو عون

باباطاهر تاری

رباعی

از دفتر عشق هر که او دردے دارد
اشک گلگون و چهره زردے دارد
بگذر ز سرے شور که سودائیست دارد
ویران دلے رود که دردے دارد

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

دل ہاتھ میں جیسے دفتر عشق کا ورد
از بسکہ یہیں ایک سے بڑھ کر ہے جہاں درد
بس سر ہے فدائے جسم تو شور جنون
بس دل ہی تو ویراں کہ جس دل میں ہی درد

حامد حسن قادری

او

رباعی

گر دشمن مردان همگی غرق شود
هم برق صفت بجوی آتشین برق شود

گر سگ شد درون دریا برود
دریا نشود پلید و سگ غرق شود

حضرت ابوسعید ابوالخیر

او

رباعی

سر تا قدم ار گرسنه عسل و ورق بود
خود سوخته آز صفت برق بود

سگ گر برود که دریا بس بواجب داخل
دریا نشود پلید، سگ غرق بود

حامد حسن قادری

۹۵
رباعی

با علم اگر عمل برابر گردد
کام دو جهان ترا میسر گردد
مغرور مشو بخود که خواندی ورقی
زان روز حذر کن که ورق برگردد

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۹۶
رباعی

نافع نہیں علم بے عمل کچھ مطلق
دونوں ہوں تو سب کچھ ہو میسر الحق
دو چار ورق ہی پڑھ کے مغرور نہ ہو
اُس دن سے تو ڈر کہ جب الٹ جائے ورق

حامد حسن قادری

۹۲
رباعی

مردان تو دل به مهر گردون ننهند
لب بر لب این کاسه پر خون ننهند
در دایره اهل وفا چون پرگار
گر سر بنهند پای بیرون ننهند

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۹۳
رباعی

جو دائرۂ وفا میں پابند نہیں
کیوں الفت و نیاز و دل پابند نہیں
رکھیں جو ہزار ایک بار یکتا صفت
جب یاد ان کے دائرے کا مرکز نہیں

حامد حسن قادری

۹۶
رباعی

در عشق تو گاه بت پرستم گویند
گه رند و خراباتی و مستم گویند
اینها همه از بهر شکستم گویند
من شادم از آنکه هرچه هستم گویند

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۹۷
رباعی

آوارہ کبھی رند کبھی مست ہیں
مے خوار کبھی بت پرست کبھی ہستی ہیں
دنیا میں ہمیں عشق میں لطف کیا کیا
ہم قوس ہوئے بعد سے کچھ ویسے ہی ہیں

حامد حسن قادری

۹۵

رباعی

دوزخ ز میان ملک و ز دو زلف شبرنگ بجو

تفتیش جمال بو باعث ننگ بجو

بی تو بجای من همه بهشت بس

صحرای بهشت از نظر تنگ بجو

حامد حسن قادری

۹۶

رباعی

در دوزخم ار زلف تو در چنگ آید

از حال بهشتیان مرا ننگ آید

گر بی تو بصحرای بهشتم خوانند

صحرای بهشت بر دلم تنگ آید

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۹۵

رباعی

همّت بتجارات او روز و شب بنده نواز

هم وقف نیاز، روح و سرا پا همه ناز

شب بود و یکی او رنه بود یکی ناز و نیاز

کیا شب که تصور داستان تحقیق دراز

حامد حسن قادری

۹۶

رباعی

من بودم و دوش آن بُتِ بنده نواز

از من همه لابه بود و از او همه ناز

شب رفت و حدیث ما بپایان نرسید

شب را چه گنه حدیث ما بود دراز

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

اے یار ترا درد دل اتنا ہے کہ نہ پوچھ
دل جان سے یوں تنگ و حزیں ہے کہ نہ پوچھ
اس تنگ دلی پہ دل کے اندر بیباک
اے یار ترا عشق یوں آ بسا ہے کہ نہ پوچھ

حامد حسن قادری

رباعی

در دل دردیست از تو پنهان که مپرس
تنگ آمده چندان دلم از جان که مپرس
با این همه حال در چنین تنگ دلی
جا کرده محبت تو چندان که مپرس

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۹۸

ما را شده است بستر و بالین همه عشق
بستر همه محنت است و بالین همه عشق

سبحان الله رخ و چنین به همه حسن
انا لله دلی و چنین به همه عشق

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۹۹

هم گوی تو نه بسی بحر کوته عشق
منظور به جو به جو که بسی گر کوته عشق

سبحان الله یک رخ و این همه حسن
انا لله یک دل و این همه عشق

حامد حسن قادری

۹۸

رباعی

سررشتهٔ عمر از دوست آسان ندهیم

دل بی‌غم نکنیم ز دوست تا جان ندهیم

از دوست به یادگار دردی دارم

آن درد به صد هزار درمان ندهیم

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۹۹

رباعی

یک عمر گویند دولت عشق کسالان بگیر

دوران آفت جان ز راحت جان بگیر

بو درد به دوست کی شکایت ادیب

دو در دو به دل برابر درمان بگیر

حامد قاری

رباعی ۱۰۰

گفتم که کرایی تو بدین زیبایی
گفتا خود را که من خودم یکتایی
هم عشقم و هم عاشق و هم معشوقم
هم آینه هم جمال و هم بینایی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۱۰۱

بی کس که ای به حسن بی‌همتایی
خود را نگری که بی من خود تنهایی
بی عشق نه‌ای معشوق نه‌ای بی عاشق نه‌ای
بی آینه بی جمال بی بینایی

حامد حسن قادری

رباعی ۴۱

زاہد، یہ جگہ نہیں ہے میرا تیرا
عارف جو ہے بنکتہ میں ہے میرا تیرا
ماجا یہ ہوا کفر و دیں ہے میرا تیرا
روشن فرق نہیں ہے میرا تیرا

نادر حسن قادری

رباعی ۴۲

پیر جو ہیں وہ طالبانِ دنیا ہیں سب
دوشی ہیں یہ سب اور عوام ہیں سب
باندھا ہے اگر جھوٹ نہیں ایسے عہد
دیکھو تو یہی دور کے اکابر ہیں سب

نادر حسن قادری

اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہِ الْمُعِیْنِ الْقُدُّوْسِ

صد رباعی سلطان ابوسعید ابوالخیر بلسان اردو آمد

١٩٢٩

شد رباعیات مولنا بوسعید کا ترجمہ پورا ہوا

١٩٢٠

سلیکشنز آف پروفیسر قادری ز کرونوگرامز

۱۹۸۸ء

جناب مولانا حامد حسن قادری اینڈ دی آرٹ آف دی کرونوگرام

۱۹۸۸ء

ڈاکٹر خالد حسن قادری

ملنے کا پتہ

مکتبہ رشیدیہ ۲۵ لوئر مال لاہور

قیمت ۱۲۰ روپے

ناشر: قادری اکادمی اے۔ ۵۹۵، گلشن اقبال، کراچی

مترجم

حامد حسن قادری